بابائے اردو مولوی عبدالحق کی علمی و ادبی خدمات

میمونہ ظفر / ڈاکٹر محمد نواز کنول

Abstract:

Scholarly and Literary Accomplishments of Baba-e-Urdu Molvi Abdul Ha enjoyed a towering status as a researcher, linguist, eminent, critic and popular reviewer. His services for Urdu language and literature are memorable his extraordinary achievements in Urdu language and literature the profundity and comprehensiveness in his writing on variegated subjects are unrivalled. Not only are the creations of Baba-e-Urdu but the works on his life and work are of huge significance.

حالات زندگی اور علمی و ادبی خدمات:

مولوی عبدالحق ایک عظیم انسان، مایہ ناز محقق، ماہر لسانیات، ممتاز نقاد، مشہور و مقبول تبصرہ نگار اور ایک سربر آوردہ قومی رہنما کی حیثیت سے بلند مقام کے حامل تھے۔ اردو زبان و ادب کے لیے ان کی خدمات نا قابل فراموش ہیں۔ انہوں نے اکیلے اردو زبان و ادب کے لیے جس قدر کارہائے نمایاں سر انجام دیے اور جتنے مختلف اور متنوع موضوعات پہ جامعیت اور گہرائی کے ساتھ لکھا ہے اردو یا کسی دوسری زبان میں اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔(۱)

مولوی عبدالحق کے آباؤ اجداد قصبہ ہاپوڑ ضلع میرٹھ صوبہ اتر پردیش کے رہنے والے تھے یہ لوگ ہندو تھے اور ان کا تعلق کائستھ برادری سے تھا۔ جنہوں نے مغلیہ عہد میں اسلام قبول کیا ان کے سپرد دور مغلیہ میں محکمہ مال کی قانون گوئی کی خدمات تھیں مولوی عبدالحق کے والد کا نام شیخ علی حسن تھا۔ جن کی آٹھ اولادیں تھیں۔ (۲) مولوی عبدالحق ۲۰ اگست ۱۸۷۰ء کو قصبہ ہاپوڑ میں پیدا ہوئے ان کی پیدائش کے بارے میں مختلف احباب نے مختلف آراء دی ہیں لیکن اب درج بالا تاریخ ہی کو درست تسلیم کیا جاتا ہے جو کہ کراچی میں مولوی عبدالحق کی قبر کے کتبے پر بھی درج ہے۔ (۳)

ان کے والد محکمہ مال سے وابستہ ہونے کی وجہ سے زیادہ عرصہ پنجاب میں رہے اور یوں مولوی عبدالحق کی زیادہ تر ابتدائی تعلیم بھی پنجاب میں ہوئی انہوں نے گوجرانوالہ مشن ہائی سکول سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔۱۸۸۸ء میں مولوی صاحب علی گڑھ آ گئے۔۱۸۹۴ء میں انہوں نے ایم۔اے۔او کالج علی گڑھ سے انٹر کیا اور ۱۸۹۵ء میں علی گڑھ سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔

مولوی عبدالحق کو بچپن ہی سے پڑھنے لکھنے کا بہت شوق تھا انہوں نے پڑھائی کو کھیل کود پر ترجیح دی۔انہوں نے علی گڑھ میں پروفیسر آرنلڈ اور تھیوڈر بیک ایسے فاضل انگریز اساتذہ کے ساتھ ساتھ سرسید حالی اور شبلی ایسے یگانہ روزگار شخصیات کی صحبت سے بھی فیض اٹھایا اور یہیں سے انہوں نے عزم واعتماد کی لازوال قوت حاصل کی۔(۴)

مولوی صاحب کی شادی کے بارے میں محمود حسین فرماتے ہیں:

> ''مولوی صاحب نے عمر بھر شادی نہیں کی۔ایک دفعہ جب دادا دادی نے زبردستی شادی کرانا چاہی تو منہ سے تو نہ کہہ سکے لیکن ایسا طریقہ اختیار کیا کہ یہ زنجیر ان کے پاؤں میں نہ پڑ سکی۔۔۔۔۔۔ میں نے بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ بھوپال میں شادی کی تھی یا کچھ عرصہ ازدواجی زندگی گزاری تھی ۔۔۔۔۔۔بالکل غلط اور بے بنیاد ہے صحیح اور حقیقی معنی میں ان کی شادی، جیسا کہ خود مرحوم نے ایک دفعہ فرمایا تھا اردو سے ہو چکی تھی وہی ان کی محبوب تھی وہی ان کی اولاد تھی۔''(۵)

مولوی عبدالحق کا انداز گفتار بھی ان کے منفرد طرز تحریر کی طرح واضح اور باکمال تھا۔ڈاکٹر ممتاز حسین نے ان کا خاکہ ان الفاظ میں کچھ یوں پیش کیا ہے:

> ''مولوی عبدالحق کو دیکھنے، سننے یا پڑھنے سے پہلے میں نے ان کی تصویر دیکھی: سیاہ فام چہرہ، سفید براق داڑھی، ترکی ٹوپی اور چست اچکن اس پر گٹھے ہوئے جسم، بشرے سے ٹپکتی ہوئی قوت ارادی اور اس کے ساتھ ایک ہلکی سی خشونت کا اضافہ کیجئے تو یوں سمجھئے کہ مولوی صاحب کی شخصیت کا جغرافیہ تقریباً مکمل ہو گیا۔''(۶)

مولوی عبدالحق نے بہت اچھے اور نہایت عمدہ مضامین لکھے ان کی ذہانت اور انداز تحریر سے متاثر ہو کر سرسید احمد خاں نے ان سے تہذیب الاخلاق کے لیے بھی کام لیا۔ڈاکٹر معراج نیر زیدی لکھتے ہیں:

> ''علی گڑھ کے زمانہ طالب علمی سے ہی مولوی عبدالحق کو مضمون نگاری کا چسکا پڑ گیا یہاں تک کہ انہیں ۸۹-۱۸۸۸ء میں ان کے ایک مضمون پر تمغہ لاڈیفسی ڈاؤن ملا''۔(۷)

مولوی عبدالحق بی۔اے کرنے کے بعد مدرسہ آصفیہ حیدرآباد میں ہیڈ ماسٹر اور رسالہ ''افسر'' کے ایڈیٹر رہے۔مدرسہ آصفیہ نے ۱۹۰۸ء تک ان کی خدمات سے استفادہ کیا۔مولوی عبدالحق کا رویہ مدرسہ میں طالب علموں کے ساتھ نہایت شفقت آمیز رہا۔بشیر احمد ہاپوڑی کے بقول:

> ''طالب علموں کے علاوہ مولوی صاحب بعض بچوں کی پرورش بھی اپنے ذمے لے لیتے تھے

> ایک لڑکا مالا بار سے لے آئے تھے اس کو خود پڑھایا لکھایا اور ہر طرح کی مدد کی وہ کراچی تک ساتھ رہا"۔ (۸)

"رسالہ افسر" ۱۸۹۷ء میں جاری ہوا ابتدا میں افسر الملک کے معتمد خاص مولوی محمد حسین نے اس کی ادارت کے فرائض انجام دیئے۔ مولوی عبدالحق اکتوبر ۱۸۹۹ء میں رسالہ "افسر" سے منسلک ہوئے اور جنوری ۱۹۰۰ء سے رسالے کی ادارت بھی کرنے لگے۔ (۹) یہ رسالہ تقریباً ۵ سال متواتر جاری رہا اور ۱۹۰۲ء میں بند ہو گیا۔ مولوی عبدالحق مہتمم تعلیمات کے طور پر ۱۹۱۵ء تک خدمات انجام دیتے رہے ان کی پہلی تصنیف اردو زبان کا قاعدہ ہے اور صرف ونحو پر یہ کتاب پہلی بار ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی۔ (۱۰) مولوی صاحب انتظامی صلاحیتوں سے مالا مال اور کام سے لگن رکھنے والے انسان تھے۔ فروغ تعلیم کے لیے وہ اپنے دلی جذبوں کو طلباء میں منتقل کرنے کے خواہاں تھے۔ بقول ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری:

> "بابائے اردو بڑے وسیع القلب اور وسیع النظر انسان تھے۔ آپ کی فکر میں ہمہ گیری اور نظریات میں بلندی کے ساتھ ہمہ جہتی بھی ملتی ہے وہ دور اندیش بھی تھے اور دوربین بھی اپنے اہل وطن کی ترقی کا وہ ایک واضح نقشہ رکھتے تھے ان کا خیال تھا کہ تعلیم کے ذریعہ ہی اپنی قوم کی ترقی ممکن ہے اور ترقی یافتہ ممالک کے ہم دوش ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ان میں سائنس کی تعلیم ہو"۔ (۱۱)

مولوی صاحب نے تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور قابل اساتذہ کی تعیناتی پر خصوصی توجہ دی۔ ۱۹۱۲ء میں مولوی عبدالحق کو مولوی عزیز مرزا "معتمد انجمن ترقی اردو" کی وفات کے بعد صاحبزادہ آفتاب احمد خان کی تجویز پر انجمن کا معتمد نامزد کر لیا گیا اس وقت مولوی صاحب اورنگ آباد میں صدر مہتمم تعلیمات کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے وہ انجمن کا دفتر بھی علی گڑھ سے اپنے ساتھ اورنگ آباد ہی لے آئے جب مولوی صاحب نے انجمن کا کام سنبھالا تو انجمن کا دفتر صرف ایک بوسیدہ صندوق پر مشتمل تھا جس میں ایک رجسٹر اور چند پرانے کاغذات ومسودات کے علاوہ کچھ نہیں تھا لیکن مولوی صاحب کی شب وروز کی مساعی سے انجمن کو ایک فعال اور متحرک ادارہ بنا دیا اور یوں انجمن ترقی اردو مولوی صاحب کی کوششوں اور انتھک محنت سے اردو کے فروغ اور ترقی کا ایک بہت بڑا وسیلہ بن گئی۔ (۱۲) حیدر آباد میں جامعہ عثمانیہ کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ جدید علوم وفنون کی کی تعلیم وتدریس کا ذریعہ تعلیم اردو ہو اسی مقصد کے حصول کے لیے ۱۴ اگست ۱۹۱۷ء کو دارالترجمہ کی بنیا د رکھی گئی۔ مولوی صاحب اس کے پہلے ناظم مقرر ہوئے۔ (۱۳) مولوی صاحب نے انجمن ترقی اردو کو اپنی کوششوں سے ایک فعال ادارہ بنا دیا۔ انہوں نے انجمن ترقی اردو کا دستور مرتب کیا اور اس کی تنظیم نو کے بعد پلوٹارک کی "مشاہیر یونان" لکھی کی "تاریخ اخلاق یورپ" اور البیرونی کی "کتاب الہند" جیسی کتب کے ترجمے شائع کیے۔ مولوی صاحب کی کوششوں سے ۷، اگست ۱۹۱۹ء کو عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکا افتتاح ہوا۔ جنوری ۱۹۲۱ء میں مولوی عبدالحق کی ادارت میں رسالہ "اردو" کا اجرا ہوا۔ ۱۹۲۳ء میں اورنگ آباد انٹرمیڈیٹ کالج کی بنیا د رکھی گئی۔ مولوی صاحب کو صدر مہتمم تعلیمات اور معتمد انجمن

کے ساتھ ساتھ اس کالج کا پرنسپل بھی بنا دیا گیا وہ ۱۹۲۴ء میں صدر مہتمم کے عہدے سے سبکدوش ہو گئے ۔مگر بدستور کالج کے پرنسپل رہے جہاں سے انہوں نے ۱۹۲۹ء میں پنشن لے لی ۔(۱۴)

۱۹۴۵ء میں مولوی صاحب نے اورنگ آباد کالج کا جریدہ '' نورس'' کے نام سے جاری کیا اور ۱۹۲۸ء میں انجمن ترقی اردو کے زیر اہتمام رسالہ '' سائنس'' کا اجراعمل میں آیا ۱۹۳۰ء میں جامعہ عثمانیہ میں پروفیسری کی خالی ہونے والی اسامی پر مولوی صاحب کی تقرری ہو گئی۔مولوی صاحب نے تحقیق ،تنقید ،تبصرہ نگاری کو نئے زاویوں سے پیش کیا ان کے لسانی ،علمی ،ادبی ،فکری پہلوؤں کے حوالے سے مقالات ،مقدمات اور خطبات سرمایہ ادب ہیں ۔ڈاکٹر وزیر آغا کے بقول:

> ''زبان وادب کے سلسلے میں ہی نہیں زندگی کے بیشتر دوسرے مسائل کے بارے میں بھی ڈاکٹر مولوی عبدالحق کے ظرف کی کشادگی اور نظر کی طہارت کو ضرب المثل کا درج ملنا چاہئے سچی بات تو یہ ہے کہ جب میں ان کے خطبات ،مقدمات یا دوسری تحریروں کو پڑھتا ہوں تو میرا یمان تازہ ہو جاتا ہے اور میں حیران رہ جاتا ہوں کہ جذباتیت، رجعت ،پسندی اور تنگ نظری کی فضا میں ایسے لوگ کہاں سے آجاتے ہیں جن کے خیالات میں توازن ،جذبات میں ٹھہراؤ اور نظر میں بے کنار وسعت ہوتی ہے'' (۱۵)

سارجنٹ اسکیم اور ودیا مندر اسکیم سے اردو زبان متاثر ہوئی۔مولوی عبدالحق نے گاندھی جی کو سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر مصالحت نہ ہو سکی۔ جب مولوی صاحب نے دیکھا کہ یہ سب لوگ اردو زبان کی مخالفت پر کمر بستہ ہو چکے ہیں تو مولوی صاحب بھی خم ٹھونک کر میدان عمل میں اتر آئے ۔(۱۶)

اردو کی بقا اور تحفظ کے لیے ۲۴ ۔۲۵ ،اکتوبر ۱۹۳۶ء میں آل انڈیا اردو کانفرنس علی گڑھ میں منعقد ہوئی اس اجلاس میں ۱۹ نمائندے شریک ہوئے جن میں سے ۴ ہندو بھی تھے ۔اسی اجلاس میں انجمن ترقی اردو کا دفتر دہلی منتقل کرنے کی تجویز منظور کر لی گئی۔(۱۷)

۱۹۳۷ء میں پندرہ روزہ '' ہماری زبان'' جاری کیا۔مولوی صاحب نے مختلف صوبوں میں اردو کی ترویج اور ترقی کے لیے تدریس وتعلیم کے حوالے سے سرگرم عمل ہونے کے ساتھ ساتھ انجمن کے اشاعتی منصوبوں پر بھی بھر پور توجہ دی۔ان کی کوششوں سے ماہانہ ''معاشیات'' کا اجراء ہوا۔دہلی کا دور جو کہ صرف ۹ برس پر محیط ہے خاصی اہمیت کا حامل ہے۔اس قلیل مدت میں انجمن نے تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب کتب شائع کیں جس کے نتیجے میں انجمن کی مطبوعات کی تعداد ڈھائی سو کے لگ بھگ ہو گئی۔(۱۸) مولوی صاحب نے اردو کے حقوق کے تحفظ کے لیے ہر حوالے سے کوششیں کیں۔انہوں نے ہمیشہ اسے اپنی توجہ کا مرکز بنائے رکھا۔ارم سلیم لکھتی ہیں:

> ''مولوی عبدالحق کی شخصیت پہلو دار تھی اگر چہ وہ اردو کے مجاہد اعظم تھے اور قیام پاکستان سے پہلے عمر بھر کی لڑائی لڑتے رہے لیکن یہ ان کی کارگزاریوں میں سے صرف ایک ہے ان کے علمی ،ادبی ،تحقیقی اور تنقیدی کارناموں کی فہرست بہت طویل ہے''۔ (۱۹)

مولوی عبدالحق نے اردو زبان و ادب کے فروغ اور ترقی کے لیے ایک سپاہی کے انداز میں کام کیا تقسیم ملک کے اعلان کے بعد دلی میں انجمن کا دفتر لوٹ لیا گیا اور فرقہ وارانہ فسادات میں قیمتی سامان، کاغذات اور کتابیں ضائع ہو گئیں اس وقت مولوی صاحب حیدر آباد گئے ہوئے تھے۔ان خراب حالات میں مولوی عبدالحق ابوالکلام آزاد سے رابطہ کرنے دہلی پہنچے مگر حالات کو کچھ یوں تھے کہ ابوالکلام آزاد بھی یہی چاہتے تھے کہ مولوی صاحب بھارت کی بجائے پاکستان میں ''انجمن ترقی اردو کا دفتر قائم کریں'' مختلف شخصیات سے ملاقاتوں کے بعد آخر مولوی عبدالحق ۴ مارچ ۱۹۴۸ء کو لاہور چلے آئے بقول ڈاکٹر معراج نیر زیدی:

> ''مولوی عبدالحق صاحب کے پاکستان میں ہونے کی وجہ سے ہندوستان میں انجمن ترقی اردو اور بھی معتوب ہو گئی اور مولوی عبدالحق کی ذات کو شک و شبہ سے دیکھا جانے لگا اور انجمن کے خلاف سازش کا جال بچھنا شروع ہوا''۔ (۲۰)

۱۹۴۸ء میں انجمن ترقی اردو کے دفتر نے کراچی میں کام شروع کر دیا انجمن کا نیا دستور مرتب کیا گیا اور انجمن کی رجسٹری کرائی گئی۔شیخ عبدالقادر کو صدر منتخب کیا گیا۔مولوی صاحب خود معتمد رہے۔مولوی عبدالحق نے مئی ۱۹۴۸ء سے ''قومی زبان'' اور ۱۹۴۹ء میں ''معاشیات'' جاری کیا۔سہ ماہی ''اردو'' کا اجراء جنوری ۱۹۵۰ء میں ہوا۔''سائنس اور تاریخ و سیاست'' ۱۹۵۱ء میں جاری کیے گئے اور انجمن کی مطبوعات کا سلسلہ نئے سرے سے شروع کیا گیا۔(۲۱)

۱۹۵۰ء میں مولوی عبدالحق کو انجمن ترقی اردو (پاکستان) کا صدر منتخب کر لیا گیا اب انجمن ترقی اردو کا اہم مسئلہ پاکستان میں اردو کو قومی اور سرکاری زبان کا درجہ دلانا تھا۔بقول ڈاکٹر معراج نیر زیدی:

> ''مولوی عبدالحق صاحب نے اردو کو پاکستان کی قومی زبان بنانے کے لیے نہ صرف عوامی تحریک چلائی اور گلی کوچوں میں نکل آئے بلکہ قومی زبان کا درجہ دلانے کے لیے ایسے ٹھوس کام بھی کیے جس سے اردو اور زیادہ سے زیادہ اہم زبان بن سکے''۔ (۲۲)

پاکستان میں انجمن ترقی اردو کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا انجمن میں سازشوں اور تخریبی کاروائیوں کے سبب حالات خراب ہوتے ہوئے خود مولوی عبدالحق بھی علیل رہنے لگے۔شہاب الدین کہتے ہیں:

> ''پاکستان میں مولوی صاحب کی خاطر خواہ قدر نہیں ہوئی اردو تحریک کو وہ اپنی مرضی سے چلانا چاہتے تھے لیکن یہ باتیں انجمن کی مجلس نظامت کو پسند نہ تھیں۔۱۲/اکتوبر ۱۹۵۹ء کو صدر مملکت پاکستان محمد ایوب خان کا ایک ضابطہ آ گیا جس کی رو سے انجمن کا مستقل صدر با اختیار مولوی صاحب کو قرار دیا گیا۔اس مجلس نظماء نے دو سال میں انجمن کے حالات کو درست کیا اور اس کا نیا دستور بنایا جو صدر مملکت کی منظوری سے نافذ کر دیا گیا۔(۲۳)

پیرانہ سالی کے باعث مولوی عبدالحق کی صحت گر رہی تھی آخر کار ۵ مئی ۱۹۶۱ء کی صبح انہیں جناح سنٹرل ہسپتال کراچی میں داخل کرا دیا گیا ان کو پیچش اور یرقان کی شکایت تھی۔ڈاکٹروں کے مشورے سے تبدیلی آب و ہوا کے لیے مولوی عبدالحق ۲۳ جون ۱۹۶۱ء کی سہ پہر کو مری کے لیے روانہ ہوئے۔ جہاں وہ کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں بریگیڈیر سرور

صاحب کے زیر علاج رہے۔سرور صاحب نے تشخیص کی کہ مولوی صاحب کو سرطان ہو گیا ہے اب ان کی زندگی کے دن پورے ہونے والے ہیں۔لہٰذا ۱۱ اگست ۱۹۶۱ء کو انہیں کراچی لے آیا گیا تاکہ عزیز و اقارب ان سے مل لیں۔ ۱۶ اگست ۱۹۶۱ء کی صبح ۸ بج کر ۴۵ منٹ پر مولوی صاحب کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ (۲۴) مولوی عبدالحق کے انتقال سے پورا پاکستان غم والم میں ڈوب گیا۔علمی وادبی حلقوں میں جیسے ہی یہ خبر پہنچی سب لوگ ان کی آخری زیارت کے لیے انجمن ترقی اردو کے دفتر پہنچنا شروع ہو گئے۔مولوی عبدالحق کی نماز جنازہ احتشام الحق تھانوی نے ایم سی گراؤنڈ میں ادا کرائی۔جس میں تقریباً ۱۵۰۰۰ افراد نے شرکت کی۔ (۲۵) ۱۶ اگست ۱۹۶۱ء کی شام کو ۶ بجے مولوی صاحب کو دفتر انجمن ترقی اردو کے احاطے میں سپرد خاک کر دیا گیا۔اخبارات اور رسائل نے ان کی یاد میں خصوص نمبر شائع کیے۔ (۲۶)

مولوی عبدالحق مہمان نواز، محبت کرنے والے، مخلص، خوددار، نفیس طبع، کم گو اور حاضر جوابی میں یکتائے روزگار تھے۔وہ مقرر شعلہ بیاں اور پرتاثیر انداز تکلم کے حامل تھے۔ان کی تحریر شاندار، سلیس، سادہ اور پرزور قسم کی تھی۔ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کے بقول:

> ''ان کے چہرے سے ان کی طباعی اور ذہانت معلوم ہوتی تھی۔باتیں مزے لے لے کر اور ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے۔جلدی ان کے مزاج میں نہ تھی۔آواز میں شیرینی اور دلکشی تھی اکثر لوگ جو ان سے ملنے یا کسی معاملے میں گفتگو کرنے آتے تو ان کی ذہانت اور لیاقت کے قائل ہو جاتے''۔ (۲۷)

مولوی عبدالحق کی سیرت میں مستقل مزاجی، جفاکشی اور مخالفت سہنے کا مادہ بہت زیادہ تھا وہ ایک وسیع القلب اور وسیع النظر انسان تھے ان کی فکر میں وسعت اور گہرائی تھی نظریات میں ہمہ گیری اور ہمہ جہتی تھی بابائے اردو کو اپنی تشہیر سے فی الجملہ نفرت نہیں عداوت تھی۔ (۲۸)

مولوی عبدالحق شعر وادب کے ساتھ ساتھ موسیقی کا بھی اچھا ذوق رکھتے تھے۔ بقول نصر اللہ خاں:

> ''مولوی صاحب موسیقی کے بڑے رسیا تھے کہتے تھے میں جب سے پاکستان آیا میں نے اچھا گانا نہیں سنا ریڈیو کی چیخم دھاڑ سے میرا ناک میں دم آ گیا۔۔۔۔وہ راگ درباری بڑے شوق سے سنتے تھے''۔ (۲۹)

مستقل مزاجی مولوی عبدالحق کی خاص صفت تھی وہ وقت کے پابند تھے ان کے پیش نظر ایک نصب العین اور مقصد حیات تھا۔پروفیسر جگن ناتھ آزاد کے بقول:

> ''ان کی پابندی اوقات ان کی مسلسل محنت، ان کا علی الصبح بیدار ہو کر سمندر کی سیر کو جانا، ان کی کم خوری یہ تمام باتیں میرے لیے حیرت کا باعث تھیں۔کھانا تو وہ ایک زمانے سے ایک ہی وقت کھاتے تھے، دن کو وہ کھانا نہیں کھاتے تھے، ان کا کہنا ہے کہ دن میں کا کھانا طبیعت میں گرانی پیدا کرتا ہے اور یہ گرانی روزانہ کے کام میں حارج ہوتی ہے''۔ (۳۰)

مولوی عبدالحق کی تحریروں میں لسانی اور انسانی مسائل پر بڑی فکر انگیز بحثیں ملتی ہیں۔ان کے خطاب اور دوسری نگارشات، اخلاقی درس کا بہت عمدہ نمونہ ہیں۔

مولوی عبدالحق کی تعلیم وتربیت سب کی سب کم وبیش علی گڑھ میں ہوئی اور یہاں بھی خصوصیت سے انہیں سرسید کی ''چشم نگراں'' میسر آئی۔(۳۱) سرسید اور حالی جیسے مشاہیر کی شفقت اور صحبت نے مولوی عبدالحق کے ذہن کو صیقل کر دیا۔ان کا مذاق ادب نکھرتا اور سنورتا گیا۔ وہ سرسید کی تحریک اور حالی کی تحریر سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔

بابائے اردو مولوی عبدالحق عہد حاضر کے بلند پایہ نثر نگار گزرے ہیں ان کے مقدمات اور دیباچے، مختلف، موضوعات پر ان کے مضامین، اردو زبان وادب پر ان کے عالمانہ خطبات، تحقیق وتدوین وغیرہ ان کی وہ علمی وادبی خدمات ہیں جو سرمایہ ادب ہیں۔

بابائے اردو مولوی عبدالحق کی تخلیقی کتب:۔

اردو کی ابتدائی نشو ونما میں صوفیائے کرام کا کام۔
مرحوم دہلی کالج
چند ہم عصر
قدیم اردو
سرسید احمد خان، حالات وافکار
چند تنقیدات عبدالحق
مرہٹی زبان پر فارسی کا اثر
قواعد اردو
اردو صرف ونحو
اردو صرف ونحو (برائے مدارس فوقانیہ سرکار عالی)
اردو صرف ونحو (میٹریکولیشن کی جماعتوں کے لیے)

مولوی عبدالحق کی مرتبہ کتب:

باغ و بہار، قصہ چہار درویش، میر امن دہلوی
سب رس۔ملا وجہی
ذکر میر۔میر تقی میرؔ
افکار حالی، مولانا الطاف حسین حالی
مذہب وسائنس

تذکرہ ریختہ گویاں ۔ فتح علی حسینی گردیزی
مقدمہ معراج العاشقین
تذکرہ گلشن ہند
ریاض الفصحاء
تذکرہ عقد ثریا۔ مصحفی (فارسی گو شعرا کا تذکرہ)
تذکرہ ہندی ۔ غلام ہمدانی مصحفی
چمنستان شعرا (یعنی اردو شعرا کا تذکرہ) لچھمی نرائن شفیق
پاک جمہوریت
گل عجائب (یعنی تذکرہ شاعراں) اسد علی خاں تمنا اورنگ آبادی
مخزن الشعرا (یعنی تذکرہ شعرائے گجرات) قاضی نورالدین حسین
مخزن نکات ۔ قائم چاند پوری
نکات الشعراء ۔ میر تقی میر
انتخاب کلام داغ
انتخاب کلام میر
دیوان اثر ۔ خواجہ محمد میر اثر
دیوان تاباں ۔ میر عبدالحی تاباں دہلوی
جنگ نامہ ۔ عالم علی خان (مثنوی) غضنفر حسین
خواب وخیال (مثنوی) میر اثر
قطب مشتری (مثنوی) ملا وجہی
گلشن عشق (مثنوی) ملا نصرتی
انجمن ترقی اردو کا المیہ
اردو یونی ورسٹی وقت کا اہم تقاضہ
اردو زبان میں علمی اصلاحات کا مسلہ
اردو بحیثیت ذریعہ تعلیم
پاکستان میں اردو کا المیہ
اقبال ۔ (اقبال پر مضامین)
لغت کبیر الف مقصودہ، جلد اول، حصہ اول
لغت کبیر ۔ جلد اول، حصہ دوم

اردو انگریزی لغت

اسٹوڈنٹ انگلش اردو ڈکشنری

پاپولر انگلش ڈکشنری

پاکٹ ڈکشنری

رقعات اردو (مرتبہ انتخاب مضامین رسالہ حسن)

اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام (حصہ دوم) (مترجم ومقدمہ)

خطبات گارساں دتاسی حصہ اول

خطبات گارساں دتاسی حصہ دوم

اردو کی فضیلت چند بنگالی اکابر کی نظر میں

سر آغا خاں کی اردو نوازی

بابائے اردو مولوی عبدالحق پر ہونے والے کام کے حوالے سے تصانیف:

خطبات عبدالحق ۔مولوی عبدالحق مرتبہ: عبادت بریلوی، ڈاکٹر

بابائے اردو مولوی عبدالحق ۔ حیات اور علمی خدمات ۔شہاب الدین ثاقب

بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق ۔فن اور شخصیت ۔سید معراج نیر، ڈاکٹر

بابائے اردو مولوی عبدالحق (بچوں کے لیے) اسلم فرخی، ڈاکٹر

مطالعہ عبدالحق ۔مرتبہ: قدرت نقوی، سید

افکار عبدالحق ۔مرتبہ: آصفہ صدیقی

مولوی عبدالحق کی ادبی ولسانی خدمات ۔خلیق انجم، ڈاکٹر

اقبال اور عبدالحق ۔مرتبہ: ممتاز حسن، ڈاکٹر

بابائے اردو احوال و آثار ۔معین الرحمٰن سید، ڈاکٹر

فرمودات عبدالحق ۔معین الرحمٰن سید، ڈاکٹر

ڈاکٹر عبدالحق ۔مرتبہ: معین الرحمٰن سید، ڈاکٹر

نقد عبدالحق ۔معین الرحمٰن سید، ڈاکٹر

عبدالحق ۔مختار الدین احمد، ڈاکٹر

تنقیدات عبدالحق ۔قاضی ایم ۔اے

تنقیدات عبدالحق ۔مرتبہ: باز محمد تراب علی خان

وجہی سے عبدالحق تک ۔سید عبداللہ، ڈاکٹر

خطوط عبدالحق بنام ڈاکٹر عبداللہ چغتائی ۔ مرتبہ: عبادت بریلوی، ڈاکٹر
خطوط عبدالحق بنام عبادت بریلوی ۔ مرتبہ: عبادت بریلوی، ڈاکٹر
خطوط عبدالحق بنام آل احمد سرور ۔ مرتبہ: پروفیسر آل احمد سرور
خطوط عبدالحق بنام محوی ۔ مرتبہ عبدالقوی دیسنوی
خطوط عبدالحق ۔ مرتبہ: اکبر انیس صدیقی
مکاتیب عبدالحق ۔ مرتبہ: جلیل قدوائی
مکتوبات عبدالحق ۔ مرتبہ جلیل قدوائی
مکتوبات مولوی عبدالحق بنام حکیم محمد امام امامی ۔ محمد امامی، حکیم
مقدمات عبدالحق ۔ مرتبہ: عبادت بریلوی، ڈاکٹر
مقدمات عبدالحق ۔ (حصہ اول) محمد بیگ مرزا
مقدمات عبدالحق ۔ (جلد دوم) محمد بیگ مرزا

حوالہ جات:

۱۔ محمد اشرف کمال، مولوی عبدالحق تعلیم، تنقید اور تحقیق کے حوالے سے، **قومی زبان**، کراچی: اگست ۱۹۹۹ء، ص ۴۷
۲۔ محمود حسین "تایا ابا" **قومی زبان**، کراچی: اگست ۱۹۶۱ء، ص ۴۷
۳۔ ارم سلیم، "اردو مقدمہ نگاری میں نئی جہت" مشمولہ **قومی زبان**، کراچی: اگست ۱۹۸۸ء، ص ۲۷
۴۔ شہاب الدین ثاقب، **مولوی عبدالحق حیات اور علمی خدمات**، کراچی: انجمن ترقی اردو ۱۹۸۵ء، ص ۲۳
۵۔ محمود حسین، "تایا ابا" مشمولہ **قومی زبان**، کراچی: اگست ۱۹۶۹ء، ص ۷۵-۷۶
۶۔ ڈاکٹر ممتاز حسین (مرتب) **اقبال اور عبدالحق**، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۳ء، ص پیش لفظ
۷۔ ڈاکٹر معراج نیر زیدی، **باباۓ اردو مولوی عبدالحق ۔ فن اور شخصیت**، لاہور: ابلاغ ۱۹۹۵ء، ص ۳۰
۸۔ بشیر احمد ہاپوڑی، **باباۓ اردو کی کہانی ان کے معتمد کی زبانی**، کراچی: فریڈم انٹر پرائزز، ۱۹۸۳ء، ص ۵۷
۹۔ محمد ضیاء الدین انصاری، "باباۓ اردو کے رسالے" مشمولہ **قومی زبان**، کراچی: اگست ۱۹۹۶ء، ص ۱۶
۱۰۔ افضل صدیقی، "بزم سید کی آخری شمع بجھ گئی" مشمولہ **قومی زبان**، کراچی: اگست ۱۹۹۶ء، ص ۱۶
۱۱۔ ضیا الدین انصاری، "مولوی عبدالحق کے رسالے" مشمولہ **نقد عبدالحق**، لاہور، مذ رسنز، ۱۹۶۸ء، ص ۱۴۲
۱۲۔ محمد اشرف کمال، **انجمن ترقی اردو پاکستان کی مطبوعات توضیحی کتابیات**، کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۲۰۰۶ء، ص ۲۹

۱۳۔ شہاب الدین ثاقب، **مولوی عبدالحق ۔ حیات اور علمی خدمات**، ص ۳۳

۱۴۔ مبارزالدین رفعت "بابائے اردو" از مشمولہ سہ ماہی، اردو، کراچی: اگست ۱۹۶۲ء، ص ۴۸

۱۵۔ ڈاکٹر معراج نیر زیدی، **بابائے اردو مولوی عبدالحق ۔ فن اور شخصیت**، ص ۴۲

۱۶۔ ایضاً ، ص ۴۵

۱۷۔ ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب ،**انجمن ترقی اردو ہند کی علمی و ادبی خدمات** ،علی گڑھ لیتھوکلر پرنٹس ۱۹۹۰ء، ص ۷۷

۱۸۔ ڈاکٹر معراج نیر زیدی، **بابائے اردو مولوی عبدالحق ۔ فن اور شخصیت**، ص ۵۳

۱۹۔ ارم سلیم، "اردو مقدمہ نگاری میں نئی جہت" مشمولہ **قومی زبان**، کراچی: اگست ۱۹۸۸ء ، ص ۴۱

۲۰۔ ایضاً ، ص ۵۸

۲۱۔ ڈاکٹر معراج نیر زیدی، **بابائے اردو مولوی عبدالحق ۔ فن اور شخصیت**، ص ۲۶

۲۲۔ ایضاً ، ص ۷۰

۲۳۔ شہاب الدین ثاقب، **مولوی عبدالحق ۔ حیات اور علمی خدمات**، ص ۳۶

۲۴۔ محمد اشرف کمال ،**انجمن ترقی اردو پاکستان کی مطبوعات توضیحی کتابیات** ۔ ص ۳۵

۲۵۔ وسیم صدیقی ،**ڈاکٹر مولوی عبدالحق**، مشمولہ **قومی زبان**، کراچی: اگست ۱۹۸۱ء ، ص ۱۷

۲۶۔ شہاب الدین ثاقب، **مولوی عبدالحق ۔ حیات اور علمی خدمات**، ص ۳۸

۲۷۔ سید معین الرحمٰن، **ذکر عبدالحق** ، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۷۵ء، ص ۱۴۴

۲۸۔ جلیل قدوائی، "بابائے اردو کی سیرت کے چند قابل ذکر پہلو" **قومی زبان**، کراچی: اگست ۱۹۶۴ء ، ص ۲۵

۲۹۔ نصر اللہ خان، "چراغ انجمن افروز" مشمولہ **قومی زبان**، کراچی: اگست تا دسمبر ۱۹۶۱ء ، ص ۹۴

۳۰۔ خلیق احمد انجم (مرتب) ، **مولوی عبدالحق ادبی و لسانی خدمات** ، نئی دہلی: انجمن ترقی اردو ہند ۱۹۹۲ء، ص ۱۸

۳۱۔ سید معین الرحمٰن ، **ھد عبدالحق** ۔ لاہور: الوقار پبلی کیشنز، ۱۹۹۵ء، ص ۴۰۱

کتابیات:

۱۔ بشیر احمد ہاپوڑی: **بابائے اردو کی کہانی ان کے معتمد کی زبانی** ، کراچی: فریڈم انٹرپرائزز، ۱۹۸۳ء

۲۔ خلیق احمد انجم ، ڈاکٹر: **مولوی عبدالحق کی ادبی و لسانی خدمات**، نئی دہلی: انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۹۲

۳۔ شہاب الدین ثاقب : **بابائے اردو مولوی عبدالحق حیات اور علمی خدمات**، کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۸۵ء

۴۔ شہاب الدین ثاقب :**انجمن ترقی اردو ہند کی علمی و ادبی خدمات** ،علی گڑھ: لیتھوکلر پرنٹس، ۱۹۹۰ء

۵۔ محمد اشرف کمال: **انجمن ترقی اردو پاکستان کی مطبوعات توضیحی کتابیات**، کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۲۰۰۶ء

۶۔ معراج نیر زیدی، ڈاکٹر: **بابائے اردو مولوی عبدالحق فن اور شخصیت**، لاہور: ابلاغ، ۱۹۹۵ء

۷۔ معین الرحمن سید، ڈاکٹر: (مرتب) **ذکر عبدالحق**، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۷۵ء

۸۔ معین الرحمن سید، ڈاکٹر: **قند عبدالحق**، لاہور: الوقار پبلی کیشنز، ۱۹۹۵ء

۹۔ ممتاز حسن، ڈاکٹر: (مرتب) **اقبال اور عبدالحق**، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۳ء

رسائل:

۱۔ **اردو**، سہ ماہی، کراچی، بابائے اردو نمبر، اگست ۱۹۶۲ء

۲۔ **قومی زبان**، کراچی، بابائے اردو نمبر، اگست ۱۹۶۱ء، جلد ۱۹، شمارہ ۴ تا ۱۲

۳۔ **قومی زبان**، کراچی، بابائے اردو نمبر، اگست ۱۹۶۴ء، جلد ۲۵، شمارہ ۸

۴۔ **قومی زبان**، کراچی، بابائے اردو نمبر، اگست ۱۹۶۹ء، جلد ۳۳، شمارہ ۸

۵۔ **قومی زبان**، کراچی، بابائے اردو نمبر، اگست ۱۹۸۱ء، جلد ۵۱، شمارہ ۸

۶۔ **قومی زبان**، کراچی، بابائے اردو نمبر، اگست ۱۹۸۸ء، جلد ۵۹، شمارہ ۸

۷۔ **قومی زبان**، کراچی، بابائے اردو نمبر، اگست ۱۹۹۶ء، جلد ۶۸، شمارہ ۸